امیؔر مینائی

(۱۸۲۸ء.........۱۹۰۰ء)

منشی امیر مینائی، نصیرالدین حیدر (شاہِ اودھ) کے عہد میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مولوی کرم محمد تھا۔ آپ حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ کی اولاد سے تھے، اسی لیے اپنے نام کے ساتھ ''مینائی'' لکھتے تھے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم مفتی سعد اللہ رام پوری سے حاصل کی۔ بعدازاں تعلیم کی تکمیل کے لیے علمائے فرنگی محل کے مدرسے میں داخل ہوئے۔ منشی مظفر علی اسیؔر سے شاعری میں اصلاح لی۔ کم عمری ہی میں شاعری میں بلند مقام حاصل کر لیا۔ ابھی آپ کی عمر بیس سال تھی کہ نواب واجد علی خاں نے اپنے دربار میں طلب کیا اور کلام سُنا۔ بیالیس سال رام پور کے نواب یوسف علی خاں اور نواب کلبِ علی خاں کے اُستاد رہے۔ آخری زمانے میں نواب مرزا داغؔ نے اُنھیں حیدر آباد بُلوایا، وہاں جاتے ہی بیمار ہو گئے اور اسی بیماری کے دوران میں انتقال ہوا۔

امیؔر مینائی کا شمار اپنے عہد کے قادر الکلام شاعروں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے تمام اصناف میں شاعری کی مگر غزل اور نعت کی طرف زیادہ رُجحان رہا۔ آپ کی شاعری، زبان و بیاں کی خوبیوں اور فکر و خیال کی رعنائیوں کا مجموعہ ہے۔ ان کی نعتوں میں، آورد کے مقابلے میں آمد کا رنگ غالب ہے۔ انھوں نے محاورات اور صنائع کو اس عمدگی سے برتا ہے کہ کلام میں کہیں بھی تصنّع پیدا نہیں ہونے دیا۔ انھوں نے الفاظ و تراکیب کا استعمال بھی محتاط ہو کر کیا ہے اور حتی الامکان سادگی اور روانی کا پہلو پیشِ نظر رکھا ہے۔ ان کی نعتوں میں درد و اثر اور سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔

ان کی تصانیف میں دو عشقیہ دیوان: ''مرآۃ الغیب''، ''صنم خانۂ عشق'' اور ایک نعتیہ دیوان ''محامدِ خاتم النبیینؐ'' شامل ہیں۔ انھوں نے شاعروں کا ایک تذکرہ ''انتخابِ یادگار'' کے نام سے مرتّب کیا۔ اُن کا نا تمام لغت ''امیر اللغات'' بھی ان کا ایک اہم علمی کارنامہ ہے۔

امیرؔ مینائی

نعت

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو نعت کے معنی و مفہوم اور اہمیت سے متعارف کرانا۔
۲۔ طلبہ کو نبی کریم صَلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی ذات و صفات کے مختلف پہلوؤں سے آ گاہ کرنا۔
۳۔ طلبہ کے دلوں میں رسولِ پاک صَلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی عقیدت و محبت کے جذبات اُجاگر کرنا۔

صبا بے شک آتی مدینے سے تُو ہے
کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بُو ہے

سُنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں
ترا تذکرہ ہے، تری گفتگو ہے

جیوں تیرے در پر، مروں تیرے در پر
یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

جِسے جس طرف آنکھ، جلوہ ہے اُس کا
جو یک سو ہو دل تو وہی چار سُو ہے

تری راہ میں خاک ہوجاؤں مر کر
یہی میری حُرمت ، یہی آبرو ہے

یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکاں میں بھی تُو ، لامکاں میں بھی تُو ہے

جو بے داغ لالہ ، جو بے خار گُل ہے
وہ تُو ہے ، وہ تُو ہے ، وہ تُو ہے ، وہ تُو ہے

(محامدِ خاتم النبیینؐ)

مشق

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) صبا کہاں سے آتی ہے؟

(ب) پھولوں میں کس کی خوشبو ہے؟

(ج) شاعر کے دل میں کیا حسرت اور آرزو ہے؟

(د) شاعر اپنی حرمت و آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟

(ہ) طوطی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں؟

۲۔ اس نعت میں ردیف کیا ہے؟

۳۔ اس نعت کے قافیے اپنی کاپی میں لکھیں۔

۴۔ نعت کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

۵۔ لالے کے بے داغ اور گل کے بے خار ہونے سے کیا مُراد ہے؟

۶۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
صبا	لامکاں
طوطی	نُور
تذکرہ	آرزو
جیوں	چارسُو
حسرت	آبرو
یک سو	مروں
حُرمت	گفتگو
ظہور	بُلبل
مکاں	بُو

۷۔ نیچے دیے گئے اشارات کی مدد سے نعت کا خلاصہ لکھیں۔

صبا کا مدینے سے آنا..........طوطی و بلبل اور رسولِ پاک صَلَّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کا تذکرہ..........درِ رسول صَلَّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم پر مرنے جینے کی آرزو.......... ہر طرف اُسی کا جلوہ..........خاکِ مدینہ باعثِ حُرمت......مکاں و لامکاں میں اُسی کا نور و ظہور...... بے داغ لالہ اور بے خار گل۔

۸۔ اِعراب کی مدد سے تلفّظ واضح کریں۔

طوطی و بلبل، تذکرہ، گفتگو، حرمت، آبرو، ظہور، داغ لالہ، خار گل

سرگرمیاں:

۱۔ بچوں کے درمیان نعت خوانی کا مقابلہ کرایا جائے۔

۲۔ آپ اپنی پسندیدہ نعت، اپنی کاپی پر لکھیں اور استاد صاحب کو دکھائیں۔

۳۔ طلبہ سے امیرؔ مینائی کی اس نعت کو درست آہنگ کے ساتھ جماعت کے کمرے میں پڑھوائیں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ نعت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔

۲۔ اردو شاعری میں نعت کی روایت اور اہمیت کو مختصر طور پر بیان کریں۔

۳۔ ہر بچے سے درست تلفّظ کے ساتھ نعت کی قرأت کرائی جائے۔